NC
www.novelsclubb.com
محبت
مڈل
کلاس
از قلم عزیر سیال
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

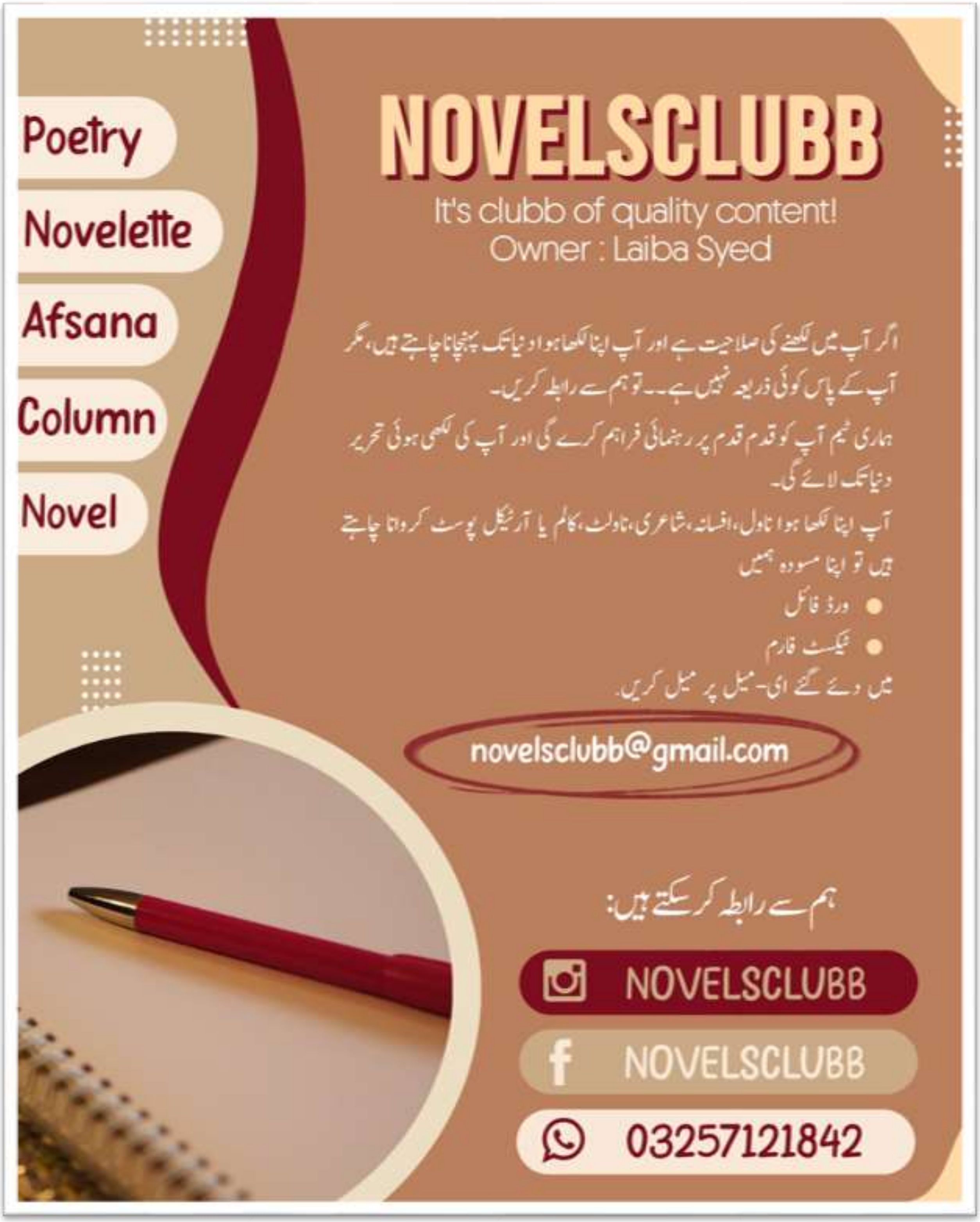
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

محبت مڈل کلاس

از قلم

عزیر سیال

www.novelsclubb.com

"ب، بچاؤ۔۔۔۔،پلیز ہیلپ می" صبح کا وقت، وہ غم وغصّے کی حالت میں سنسان روڈ پر سیگریٹ ہاتھ میں لئے ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا آنکھوں کی سرخ رنگت بتا رہی تھی کہ رات بھر نہ سویا تھا۔ تبھی اسے کوئی آواز اپنی طرف آتی سنائی دی۔ وہ حیرت سے پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے تو ایک نازک کلی جیسی لڑکی اس کے سینے میں آ لگتی ہے۔"پلیز ہیلپ می" وہ زور سے آنکھیں بند کیے اس کے سینے سے لگی سہمے انداز میں کہتی ہے۔Don't Worry " ، کچھ نہیں ہو گا تمہیں "اس نے لڑکی کو کندھے سے پکڑ کر خود سے الگ کیا اور پھر بازو سے پکڑا گھما کر اپنے پیچھے کر لیا اور تیزی اور غصے سے لڑکی کے پیچھے آنے والے لوگوں کی طرف بڑھا۔ کندھوں تک آتے گھنے بال ہوا میں لہرائے، اس نے ایک ہاتھ سے مونچھوں کو تاؤ دیا اور سامنے آنے والے غنڈے کے منہ پر زوردار مکہ مارا جس سے وہ یک زوردار چیخ کے ساتھ وہیں گر پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تھوڑا جھک کر سامنے آنے والے دوسرے غنڈے کو کندھے پر اٹھایا اور دونوں ہاتھوں سے

www.novelsclubb.com

زمین پر اس قدر زور سے پھینکا کہ ایک لمبی چیخ کے ساتھ اسکا جسم زمین پر ساکت ہو گیا۔ باقی دیکھ کر وہیں رک گئے۔ ان میں سے ایک نے ہاتھ کو نیچے کر کے دو انگلیوں سے اشارہ کیا تو دو غنڈے ہاتھوں میں خنجر لئے اس کی طرف لپکے تو اس نے ایک کے سینے پر زوردار مکہ مارا اور پھر کالر سے پکڑ دو چار لگاتار مکے اس کے منہ پہ مارے جس سے اس کا چہرہ خون سے بھر گیا اور وہ غنڈا زمین پر گر جبکہ دوسرے نے تیز دھار خنجر سے اس کے بازو وار کیا جس سے وہ کراہ اٹھا اور اس نے دوسرا ہاتھ زور سے خنجر لگنے والے حصے پر رکھ لیا۔ "عزیر" لڑکی نے دیکھا تو روتے ہوئے اس نے آواز دی لیکن اس نے اسے نظر انداز کیا اور غنڈے کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے پکڑ لی جو دوسرا وار کرنے والا تھا اور پھر اس کے ہاتھ کو گھما کر اس قدر زوردار جھٹکا دیا کہ اسکا ہاتھ سے خنجر گر پڑا اور اس کا بازو لٹک گیا پھر اس نے اپنا سر زور سے غنڈے کے ناک پہ مارا اور ایک زوردار مکہ جبڑے پہ مارا تو لڑکا وہیں گر پڑا اور اسکا جسم تھوڑی سی حرکت کے بعد ساکت ہو گیا۔ اس نے خنجر اٹھایا اور باقی غنڈوں کی طرف بڑھا تو وہ ڈر سے وہاں سے بھگ گئے اس نے تھکے سے انداز میں خنجر نیچے پھینکا اور ہاتھ زخم پہ رکھا جہاں سے کافی بہہ رہا تھا واپس مڑا تو لڑکی روتی ہوئی اس کے سینے سے لگ گئی "عزیر۔۔۔" لڑکی مسلسل روئے جا رہی تھی تو اس نے لڑکی کو کندھے سے پکڑ کر

جھٹکا دے کر خود سے الگ کیا اور بغیر کوئی جواب دیے آگے بڑھا اور روڈ پر گری ہنی سگریٹ اٹھا کر کش لگاتا آگے بڑھ گیا جب لڑکی نے اسے پیچھے سے گلے لگا لیا "عزیر۔۔۔ء مجھے معاف کر دو پلیز یوں نظر انداز مت کرو"۔ لڑکی نے روتے ہوئے کہا تو اس نے دونوں سے لڑکی کے ہاتھوں کو پکڑ کر کھولا اور خود سے الگ کیا اور واپس مڑ کر ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔ " JUST SHUT UP " اس نے منہ پر رکھتے ہوئے کہا۔ لڑکی کی آنکھوں کے سامنے دھندلا چھا گیا اور وہ آہستہ سے اس کے سینے پہ گر گئی۔ اس نے دیکھا تو لڑکی بیہوش ہو گئی تو اس نے اسے ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے گال تھپتھپانے لگا۔ "لائبہ،، لائبہ اٹھو کیا ہوا تمہیں" اچانک وہ اسے ایسے دیکھ کر پریشان ہو گیا اور پھر اس نے جلدی لڑکی کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور آگے چل دیا۔ کبھی وہ اسے دیکھتا اور کبھی اس کے گال پہ پڑے اپنی انگلیوں کے نشان دیکھتا "موٹی آنکھیں، چھوٹی سی باریک ناک، گلاب کی پتی کی مانند باریک ہونٹ دودھ جیسا سفید رنگ، مانو وہ کسی پری کو ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھا اور دل ہی دل میں اپنے تھپڑ پہ خود کو کوس رہا تھا۔ یونہی وہ تھوڑا چلنے کے بعد ایک ہسپتال کے سامنے پہنچا تو وہ جلدی سے اسے اٹھائے ہسپتال میں داخل ہوا "ڈاکٹر، ڈاکٹر۔۔۔ نرس جلدی آئیں"۔ اس نے اندر آتے ہی اونچی آواز

میں پکارنا شروع کر دیا" جی جی جی "ایک ڈاکٹر اور دو تین نرسیں جلدی سے بھاگتی ہوئی آئیں" یہ ،یہ۔۔۔۔۔، یہ کچھ بول نہیں رہی ہے پلیز دیکھیں اسے "اس نے گھبراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا" آپ پریشان نہیں ہوں, نرس جلدی سے انہیں ایمرجنسی لے جاؤ اور سر کے بازو پہ بھی پٹی کرو کافی خون بہہ رہا ہے "ڈاکٹر نے کہا تو نرس جلدی سے وہیل چیئر لے آئی وہ لڑکی کو اس پر بٹھا کر بھگاتے ہوئے لے گئے دوسری نرس جلدی سے بینڈیج کا سامان لے آئی اور اس کے بازو پہ پٹی کرنے لگی۔ وہ آنکھوں میں ہلکے سے آنسو لیئے وہیں پاس پڑے بینچ پر دھڑام سے بیٹھ گیا اور کچھ گہری یادوں میں کھو گیا۔

www.novelsclubb.com

☆ ☆ ☆

ایک سال پہلے One Year Before

"عزیر۔۔۔، عزیر۔۔۔ ،بیٹا اٹھ جاؤ، کالج نہیں جانا کیا، آج تیرا پہلا دن ہے دیر کرنی ہے کیا". نیلم جہانگیر (عزیر کی ماں) اسے آوازیں دیتی اس کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھیں لیکن وہ کانوں میں ہیڈ فونز لگائے آرام سے سو رہا تھا۔"توبہ، توبہ، ایک تو یہ ہیڈ فونز"اس کی ماں سے زور سے ہیڈ فونز اس کے کانوں سے اتارے اور ایک ہلکہ سا تھپڑ مارا جس سے وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔"کک، کون ہے"اس نے گھبر کر کہا اور دوسرے ہی لمحے اس کی گھبراہٹ دور ہو گئی. " امی آپ، کیا امی ڈرا کر رکھ دیا آپ نے، سونے تو دیتیں"عزیر نے منہ بناتے ہوئے کہا"شکر کرو میں آ گئی اٹھانے اگر وہ آ جاتے تو تمہیں پتا ہی ہے ان کا اٹھانے کا طریقہ..."نیلم جہانگیر کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی عزیر نے جلدی سے الماری سے کپڑے نکالے اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا اور اس کی ماں اسکا بستر ٹھیک کرنے میں لگ گئیں۔"امی ناشتہ ریڈیو ہے کیا،؟"عزیر نے بال کنگھی کرتے ہوئے اونچی آواز میں ماں سے پوچھا"ہاں بیٹا تیار ہے ناشتہ آجا میز پر تیرا ناشتہ لگا دیا ہے..."نیلم جہانگیر نے بھی اسی طرح جواب دیا۔"ناشتے کے ساتھ میں بھی تیار ہوں"۔ایک ڈھیٹ چڑانے والی آواز عزیر کے کانوں میں پڑی تو اس کا منہ بگڑ سا گیا"ارے امی یہ ابھی تک بیٹھی ہے،"عزیر اپنے کمرے سے نکلتے کھانے کی میز کی طرف بڑھتے ہوئے منہ بنا

کے کہنے لگا "امی پلیز اس کو میرے اٹھنے سے پہلے وداع کر دیا کریں میرے سر پہ عذاب نہ ڈالا کریں اس چھوٹی چوہی کا"۔ عزیر نے پھر سے منہ بناتے ہوئے کہا "دیکھیں امی بھائی کو مجھے ہر وقت چھوٹی چوہی چھوٹی چوہی بولتے رہتے ہیں، میرا کوئی نام بھی ہے۔" عزیر کی چھوٹی بہن نے منہ بناتے ہوئے شکوہ بھری نگاہوں سے امی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "بری بات ہے عزیر، چھوٹی بہن ہے تمہاری کیوں سنگ کرتے رہتے ہو اسے، کرن نام ہے اس کا، نام سے پکارا کرو اسے"۔ نیلم جہانگیر نے عزیر کی طرف گھورتے ہوئے کہا "ویسے بھی تمہارے ابا تو صبح صبح ہی سکول کے لئے نکل جاتے اور ویسے بھی ان کا سکول دوسرے رستے پر ہے جبکہ تمہارا بھائی وہ نجانے کب کام کے لئے نکل جاتا ہے، اب تو تمہاری ہی ذمہ داری ہے نا ویسے بھی تمہارے کالج کے رستے میں ہی کرن کا سکول پڑتا ہے نا تو اسی لیے اب روزانہ تم ہی اسے چھوڑ اور لے کر آؤ گے" نیلم جہانگیر (ماں) نے ایک ہی سانس میں حکمیہ لہجے میں عزیر کو بات سمجھا دی جس سے اس کا منہ بگڑ گیا اور وہ ٹیشو سے ہاتھ صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا "میرا تو ناشتہ ہو گیا امی اب میں چلتا ہوں، چلو کرن رانی صاحبہ تم بھی اٹھو" عزیر نے کہا اور پھر کرن کو مخاطب کیا جو اپنی ہنسی دبائے آرام سے چار پائی پہ بیگ پہنے بیٹھی تھی عزیر کے کہنے پر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی پھر عزیر نے بائیک باہر نکالی

اور اللہ حافظ کہہ کر کرن کو لے کر کالج کے لئے نکل گیا راستے میں کرن کا سکول آتا تھا عزیر نے کرن کو اتارنے کے لئے بائیک روکی کرن اتری اور اللہ حافظ کہہ کر سکول چلی گئی عزیر جب بائیک سٹارٹ کر کے آگے بڑھنے لگا تو پیچھے سے ایک کالے رنگ کی (سیویک) گاڑی سپیڈ سے آئی سکول کے سامنے زوردار بریک ماری اس میں سے ڈرائیونگ کے ساتھ والی سیٹ سے ایک لڑکا آہستہ ہوا باہر نکلا اور پھر پیچھے کا دروازہ کھول کر بیگ اٹھایا اور پھر تھوڑا جھک کر اسی سکول میں چلا گیا جہاں عزیر کی چھوٹی بہن کرن پڑھتی تھی عزیر کو معلوم تھا کہ وہاں لڑکے لڑکیاں اکٹھے پڑھتے ہیں اس لئے اس نے زیادہ نہیں سوچا پھر گاڑی کی طرف دیکھنے لگا جو کافی شور کے ساتھ سپیڈ میں وہاں سے نکل گئی عزیر نے گاڑی چلانے والے کو برا بھلا کہتے ہوئے وہاں سے اپنے کالج کے چل پڑا۔ کالج پہنچ کر اس نے اپنی بائیک پارکنگ میں لگائی اور اندر چلا گیا، پہلا دن تھا اس لئے یونہی گزر گیا پھر وہ بائیک کو پارکنگ سے نکال کر کرن کے سکول کی طرف بڑھ گیا وہاں سے اس نے کرن کو پکڑ کیا جو سکول کے باہر کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ یونہی دن گزرتے گئے ایک ہفتے بعد معمول کی طرح وہ کرن کو لے کر کالج کے نکلا رستے میں اس نے کرن کو سکول ڈراپ کیا اور جیسے ہی بائیک آگے بڑھانے لگا اسے پیچھے سے زوردار جھٹکا لگا جس سے ایک

زوردار آواز آئی اور وہ بائیک سے دور بہت زور سے نیچے گرا اس کا سر زمین پر اتنی زور سے لگا کہ خون پہنے لگا پڑا "بھائی۔۔۔۔۔۔" کرن جو ابھی گیٹ سے سکول میں داخل ہوئی تھی آواز سن کر باہر نکلی اور اپنے بھائی کو گرا دیکھ کر زور سے چلائی۔ "اووہ شٹ" گاڑی سے ایک لڑکی پریشانی کے عالم میں نکلی "آپی لڑکے کے سر سے کافی خون بہہ رہا ہے" وہی لڑکے نے گاڑی سے اترتے ہوئے پریشانی کے عالم میں اپنی بہن سے کہ جو حواس بوائے وہاں کھڑی تھی اس کا جسم کانپ رہا تھا "آپی، آپی ہوش کریں جلدی سے اسے ہسپتال لے چلیں، اسی لڑکے نے اپنی بہن کو زور سے ہلاتے ہوئے کہا تو وہ دونوں تیزی سے عزیر کی طرف بڑھے، بھیڑ کافی ہو گئی تھی انہوں نے جلدی سے عزیر کو گاڑی کی پچھلی سیٹ لٹایا جو بیہوش ہو چکا تھا اور اس کے سر سے مسلسل خون بہہ رہا تھا، کرن مسلسل روئے جا رہی تھی وہ اس نے عزیر کا سر اپنی گود میں رکھا ہوا تھا "پلیز رو مت کچھ نہیں ہو گا،،، اذلان تم گاڑی چلاؤ پلیز مجھ سے گاڑی نہیں چل پائے گی" اس لڑکی نے کانپتے ہاتھوں سے کرن کو حوصلہ دیتے ہوئے اپنے بھائی اذلان سے کہا تو اذلان جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا گاڑی بھگاتے وہ ہسپتال کے سامنے آرکے "جلدی سے اس کو اٹھاؤ اور اندر لاؤ" لڑکی نے کانپتی آواز سے اذلان (بھائی) سے کہا جس نے اثبات میں سر ہلایا اور جلدی

سے عزیر کو جتنا ہو سکا اتنا اٹھالیا کیونکہ عزیر کی جسامت کافی بھاری تھی جبکہ ازلان اس سے کافی چھوٹا تھا" جلدی لاؤ اسے یہاں لیٹادو" وہ لڑکی جلدی سے ہسپتال سے اسٹریچر، ڈاکٹر اور سٹاف کو لے آئی جنہوں نے جلدی سے عزیر کو اسٹریچر پر لٹایا اور بھگاتے ہوئے کمرے میں لے گئے۔

کرن مسلسل روئی جارہی جبکہ اس لڑکی ک جسم ابھی بھی کانپ رہا تھا" آپی میں آپ کو کہتا تھا گاڑی آہستہ چلائیں لیکن آپ نہیں مانتی کسی کی آج آپ کی وجہ سے اسے اتنی بری چوٹ لگ گئ "ازلان نے غصے سے اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔" ہیلو، بھائی ایک بہت بڑی گڑ بڑ ہو گئی آپ جلدی آجائیں" ازلان نے جلدی سے کسی کو کال کی اور کہا. اسی لمحے ایک ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا تو سب اس کی طرف تیزی سے بڑھے" کیا ہوا ڈاکٹر، سب ٹھیک ہے" اس لڑکی، ازلان اور کرن نے بیک وقت ڈاکٹر کے ارد گرد ہو کر پوچھا" دیکھیں ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے خون کافی بہہ چکا ہے اور زور سے گرنے کی وجہ سے ان کے دائیں بازوں کی ہڈی تھوڑی سی فریکچر ہو گئی ہے اس لئے ہمیں ارجنٹ O+ خون کی ضرورت ہے آپ میں سے جس کا بھی ہے جلدی آئیں ازلان اور کرن نے نفی میں سر ہلادیا جبکہ اس لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا" میرا ہے O+ میں دوں گی خون جلدی چلیئے" اور وہ ڈاکٹر کے ساتھ تیز تیز

قدموں سے چل پڑی۔"کیا مجھے آپ کا فون مل سکتا ہے مجھے گھر کال کرنی ہے"کرن نے پاس کھڑے ازلان سے موبائل مانگا تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جلدی سے اپنا موبائل نکال کر کرن کو دے دیا"ہیلو! امی "کرن نے موبائل پر کچھ نمبر ڈائل کیے اور فون اٹھاتے ہی جلدی سے کہا"امی میں کرن،امی بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ان کی حالت بہت خراب ہے جلدی آجائیں "کرن ایک بار پھر رو پڑی اُدھر نیلم جہانگیر (عزیر کی ماں) یہ سنتے ہی ساکت ہو گئیں اور ہلکہ سا جھٹکا کھا کر گرنے لگیں تھی جب جہانگیر صاحب (عزیر کے ابو) نے جلدی سے انہیں پکڑا"نیلم، نیلم کیا ہوا، کس کا فون تھا" جہانگیر صاحب نے نیلم جہانگیر کو سنبھالتے ہوئے پاس پڑی چارپائی پر بٹھایا اور پوچھنے لگے "و، و، وہ عز، عز، عزیر"نیلم جہانگیر کی آواز کانپ رہی تھی "کیا ہوا عزیر کو" جہانگیر صاحب کے چہرے پر بھی پریشانی بڑھ گئی تھی" وہ کرن کا فون تھا عزیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے کافی حالت خراب ہے"نیلم جہانگیر نے طبعیت بحال کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک سانس میں کانپتی آواز میں بتایا"کیا؟ ایکسیڈنٹ" جہانگیر صاحب بے ساختہ پریشانی سے کھڑے ہو گئے اور موبائل نکال کر نمبر ملانے لگے "ہیلو، ہیلو، علی" جہانگیر صاحب نے فون اٹھاتے ہی جلدی سے کہا" کیا ہوا ابو آپ اتنے گھبرائے کیوں ہیں" علی نے کال

اٹھا کر باپ کی پریشان آواز کو بھانپ لیا تھا" بیٹا تمہاری ماں کو کرن کی کال آئی تھی عزیر کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اس کی حالت بہت خراب ہے جلدی سے ہسپتال پہنچو ہم بھی وہیں آ رہے ہیں " جہانگیر صاحب نے ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ ڈالی اور کال بند کر کے موبائل جیب میں رکھا اور باہر نکل کر رکشہ روکا اور نیلم جہانگیر کو جلدی سے کھڑا کیا اور رکشے میں بیٹھ کر اسے ہسپتال جانے کا کہا۔ اُدھر علی نے جلدی سے اپنے استاد کی بائیک پکڑی اور ہسپتال کی طرف نکل پڑا. پانچ منٹ کے سفر کے بعد وہ ہسپتال کے سامنے تھا کیونکہ ہسپتال اس کی ورکشاپ جہاں وہ کام جاتا تھا دور نہیں تھا۔ اس نے بائیک وہاں کھڑی کی اور جلدی سے بھاگ کر ہسپتال میں گیا کرن باہر ہی کھڑی تھی علی کو دیکھ روتی ہوئی اس کے گلے لگ گئی " بھائی،،، دیکھیں نا بھائی کو کیا ہو گیا" کرن نے روتے ہوئے کہا۔ " رو نہیں کچھ نہیں ہو گا، لیکن یہ سب ہوا کیسے ؟" علی نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کرن کو حوصلہ دیا اور پوچھنے لگا تو کرن نے ایک ہی سانس میں ساری بات بتا دی " ابے گاڑی چلانی نہیں آتی تو لیتے کیوں ہو " علی نے جب ساری بات سنی تو غصے سے ازلان کی طرف بڑھا جو پریشانی کی حالت میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ علی نے اسکا گریبان پکڑ لیا تو وہ لڑکی بھاگتی ہوئی علی کی طرف آئی۔ کرن بھی جلدی سے علی کی طرف بڑھی اور اس کے

کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کھینچھنے لگی تب تک عزیر کے امی ابو بھی وہاں پہنچ گئے انہوں نے دیکھا تو وہ بھی اسے چھڑانے لگے "پلیز چھوڑ دیں اس کی کوئی غلطی نہیں ہے، گاڑی میں چلا رہی تھی "اس لڑکی نے ازلان کو پیچھے سے کھینچتے ہوئے علی کی طرف منت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو علی کی گرفت کمزور ہو گئی اور اس نے ازلان کا گریبان چھوڑ دیا اور پیچھے ہٹ گیا" وہ گاڑی میں چلا رہی تھی، آئی ایم سو سوری پلیز "اس لڑکی نے علی کے سامنے روتے ہوئے ہاتھ جوڑے تو علی نے ہلکہ سا ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا اور پھر پاس پڑے بینچ پر بیٹھ گیا" میرا بیٹا کہاں ہے ؟" باہر سے آئی نیلم جہانگیر (ماں) نے روتے ہوئے پوچھا تو اس لڑکی نے کہا" آنٹی کنڈیشن بہتر ہے میں نے بلڈ دے دیا ہے ڈاکٹر کہہ رہے ہیں امید ہے کچھ نہیں ہو گا"۔ لڑکی نے نیلم جہانگیر کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔ کیا ہوا اذلان اتنی جلدی میں کیوں بلایا" باہر سے ایک تھری پیس سوٹ میں ملبوس لڑکا چار آدمیوں کے ساتھ آیا" بھائی و، و، وہ آپی سے ایکسیڈنٹ ہو گیا" ازلان نے ڈرتے ہوئے اس لڑکی (بہن) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ارے یار ازلان کیا ہو گیا؟ اس میں اتنی پریشانی کی کیا بات ہے ہو ہی جاتا ہے ایکسیڈنٹ۔ تمہیں تو کچھ نہیں ہوا نا" اس لڑکے نے بات کو معمولی سا سمجھ کر کہا" چلو اب تم لوگ، میں دیکھ لوں گا اس بات کو" اس نے

اس لڑکی کا اور ازلان کا ہاتھ پکڑا اور لے کر جانے لگا تو "میرا بھائی اندر اتنی سیریس کنڈیشن میں ہے اور تمہیں یہ معمولی بات لگ رہی ہے" علی نے غصے سے بینچ سے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ لڑکا وہیں رک گیا اور سٹائل سے پیچھے مڑا "اوو مسٹر تمیز سے، کیا تمہارا بھائی؟ سیریس کنڈیشن ہے نا تو یہ لو پیسے اور علاج کرواؤ اس کا لیکن میرے سامنے اونچی آواز میں بات مت کرنا، یہ پہلی اور آخری وارننگ ہے" اس لڑکے نے اپنا چشمہ اتارتے ہوئے جیب سے کچھ پیسے نکال کر علی کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ "لے جاؤ اپنے پیسے، ہمیں تمہارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے، اٹھاؤ انہیں اور نکلو یہاں سے میں تم پر اور باقی سب پر کیس کروں گا، ایک تو تمہاری بہن کی وجہ سے میرا بھائی اس حال تک پہنچا ہے اور اوپر سے دھمکی دیتے ہو" علی نے غصے سے کہا تو اس لڑکے کے ساتھ آئے چار آدمیوں میں سے ایک نے آگے بڑھ کر زوردار مکہ علی کے منہ پر مارا "بھائی ...!" کرن اور نیلم جہانگیر اور جہانگیر صاحب جلدی سے آگے بڑھے "بھائی روکو انہیں" اس لڑکی نے جلدی سے اس لڑکے سے کہا تو اس لڑکے نے اس آدمی کو ہاتھ کا اشارہ کر کے روک دیا جو مزید مارنے کے لئے آگے بڑھ رہا تھا "دیکھ، یہ پیسے اٹھا اور کسی بڑے ہسپتال لے جا اپنے بھائی کو ابھی میں صرف ماحول اور وقت کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ تجھے بتاتا۔ اس لڑکے نے غصے سے علی

کے پاس آکر کہا اور پھر اس لڑکی اور ازلان کو لے کر وہاں سے چلا گیا. علی نے اپنی جیب سے رومال نکالا اور اسے اپنے ہونٹوں پر رکھ لیا جہاں سے ہلکا ہلکا خون نکل رہا تھا اور غصے سے وہیں پاس بیٹھ گیا۔ دو گھنٹے گزرنے کے بعد ڈاکٹر باہر آیا تو سب جلدی سے اٹھے اور ڈاکٹر کی طرف بھاگے "ڈاکٹر صاحب کیا ہوا، میرا بیٹا کیا ہے" نیلم جہانگیر نے روتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا "دیکھیں کنڈیشن اب بہتر ہے پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے، ٹائم پر بلڈ مل گیا اس لئے اب وہ خطرے سے باہر ہے" ڈاکٹر حوصلہ دیتے ہوئے کہا تو سب نے گہرا سانس لیا۔ "کیا ہم مل سکتے ہیں" اس سے" علی نے ڈاکٹر سے پوچھا تو ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا" جی مل سکتے لیکن پلیز ابھی زیادہ بات مت کیجئے گا ان سے" ڈاکٹر نے کہا اور آگے چل دیا وہ سب جلدی سے کمرے کی طرف بڑھے اور کمرے میں داخل ہو کر عزیر کے ارد گرد کھڑے ہو گئے۔" عزیر بیٹا تم ٹھیک ہو" نیلم جہانگیر نے آہستہ سے عزیر کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے روتے ہوئے کہا تو عزیر نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔" دیکھو ڈاکٹر نے بولا ہے کہ زیادہ بات نہیں کرنی اس لئے تم رو نہیں ورنہ اسے دکھ ہو گا، بس دیکھ لیا اپنے بیٹے کو اب باہر چلتے ہیں" جہانگیر صاحب نے نیلم جہانگیر سے کہا اور پھر سب آہستہ سے باہر چلے گئے۔ یو نہی دن گزرتے گئے

عزیر کی طبعیت پہلے سے کافی بہتر تھی لیکن اس کے سر میں اکثر درد رہتا تھا ڈاکٹر نے اسے صبح صبح سیر گاہ جانے کا اور وقت پر میڈیسن کے استعمال کا مشورہ دیا تھا۔"بھائی چلیں ہم پارک چلتے ہیں وہاں آپ تھوڑی چہل قدمی کر لینا اس سے آپ کے دماغ کو فریش ہوا بھی لگے گی" کرن نے صبح جلدی اٹھ کر عزیر کو اٹھایا اور پھر وہ دونوں پارک چلے گئے کچھ دیر چہل قدمی کرنے کے بعد عزیر تھک گیا اور وہیں بینچ پر بیٹھ۔"کرن پیاس لگ رہی ہے" عزیر نے تھکے انداز میں کہا" آپ بیٹھو بھائی میں پانی لے کر آتی ہوں" یہ کہہ کر کرن وہاں سے پانی لینے چلی۔۔۔۔۔۔"

امی آپ نے بھی یہ عذاب میرے گلے ہی ڈالنا ہوتا ہے" عزیر کے ذہن میں اپنی باتیں آرہی تھی جو وہ کرن کے بارے میں کہتا تھا جب اس کو سکول چھوڑنا ہوتا تھا تو بیٹھے بیٹھے اسے پتا ہی نہیں چلا کب اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں۔وہ ہی یادوں میں گم تھا جب اسے کسی نے پکارا"ایکسیوز می ! عزیر۔؟"ایک ہلکی باریک سی آواز نے اسے مخاطب کیا تو عزیر نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا ایک کالے رنگ کے ٹریک سوٹ اور پاؤں میں جو گرز پہنے پتلی سی سفید رنگت، موٹی آنکھیں، باریک ہونٹ، بالوں میں پونی ڈالے بہت ہی حسین لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی اور حیرت اور دکھ سے دیکھ رہی تھی۔"جی، آپ کون"۔عزیر نے حیرت سے جواب دیا۔"

یہ وہ ہی ہیں جن کی وجہ سے آپ کی یہ حالت ہے" اوپر سے کرن پانی لے آتے ہوئے عزیر سے کہنے لگی۔ "کیا مطلب؟" عزیر نے سوالیہ نظروں سے کرن کی طرف دیکھا۔ "دراصل اس گاڑی میں نے ماری تھی، میں ڈرائیو کر رہی تھی" اس لڑکی نے شرمندگی سے سر نیچے کیے عزیر سے کہا تو عزیر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ "آئی ایم سو سوری، پلیز میری وجہ سے آپ کی یہ حالت ہوئی ہے" اس لڑکی نے پھر معزرت کرتے ہوئے کہا۔ "ارے ارے کوئی بات نہیں قسمت میں جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو ہی جاتا ہے، آپ نہیں تو کیا پتا کسی اور سے ٹکر ہو جاتی، اللہ کا شکر ہے جان بچ اتنا ہی کافی ہے زخم تو پھر بھی بھر جائیں گے۔" عزیر نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "جی بلکل ٹھیک کہا بھائی آپ نے" کرن نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "مجھے اس دن سے نیند بھی سکون سے نہیں آئی مجھے آپ کی بہت فکر ہو رہی تھی، میں آنا چاہتی تھی آپ سے ملنے لیکن پاپا نے اس ایکسیڈنٹ کے بعد مجھ سے گاڑی چھین لی اور خود پک اینڈ ڈراپ کرتے تھے، وہ آج اچانک میری جاگنگ کرتے ہوئے آپ پر نظر پڑی تو معافی مانگنے آگئی۔" ارے نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں آپ زیادہ گلٹی فیل نہیں کریں" عزیر نے دھیمے سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ "کیا ہم دوست بن سکتے ہیں" اس لڑکی نے ہاتھ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آگے بڑھا کر مسکراتے ہوئے پوچھا تو عزیر ایک دم چونک پڑا اور حیرت سے کرن کی طرف دیکھنے لگا اور کرن عزیر کی طرف دیکھنے لگی. "لیکن وہ اپکے بھائی جو اس دن ہسپتال آئے تھے لوگوں کے ساتھ۔۔۔! " کرن نے آہستہ سے کہا تو اس لڑکی نے ایک بار شرمندگی سے نظریں چرا لی "وہ میرے بڑے بھائی میں ان کی طرف سے بھی معافی چاہتی ہوں "لڑکی نے معزرت خواہ انداز میں کہا تو کرن نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا "ارے نہیں بات معافی کی نہیں ہے دراصل ان کا لہجہ الگ سا ہے اگر ان کو پتہ چلا کہ آپ کم سے ملی ہیں تو وہ غصے ہونگے "کرن نے پریشانی کے عالم کہا۔ "ایسا کچھ نہیں ہو گا میں سمجھاوگی ان کو وہ سمجھ جائیں گے "اس لڑکی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو کرن نے ہونٹ بھینچ لیے۔ "تو کیا ہم دوست بن سکتے ہیں "لڑکی نے دوبارہ ہاتھ کرن کی طرف بڑھایا تو کرن نے بھی اپنا ہاتھ ملایا اس کے بعد اس لڑکی نے عزیر کی طرف ہاتھ بڑھایا تو عزیر نے ہلکے سے ہاتھ ملایا اور پھر واپس کھینچ کر اٹھ کھڑا ہوا "چلو کرن گھر چلتے ہیں، آپ سے مل کر اچھا لگا خدا حافظ "عزیر نے کہا اور پھر وہ دونوں گھر لوٹ آئے۔ اگلے دن وہ دوبارہ پارک گئے تو وہ لڑکی دوبارہ ملی "ہیلو... عزیر "عزیر پارک میں چہل قدمی کر رہا تھا جب وہی میٹھی سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ "اوہ اسلام و علیکم! "عزیر نے مسکراتے ہوئے

کہا۔ "واعلیکم اسلام ! کیسے ہیں آپ اب طبعیت کیسی ہے آپ کی "لڑکی نے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے پوچھا۔ "جی پہلے سے کافی بہتر ہے الحمدللہ "عزیر نے نظریں زمین پر گاڑھے آہستہ سے چلتے ہوئے کہا۔ "ماشاءاللہ اور سنائیں آپ کی بہن نہیں آئی "لڑکی نے پوچھا۔ "نہیں وہ سو رہی تھی تو میں نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا اور خود ہی آگیا "عزیر نے نظریں نیچے جمائے چلتے ہوئے کہا۔ "ویسے آپ کا نام کیا ہے. میرا مطلب آپ کو مخاطب کرنا ہو تو کیسے کروں؟ "عزیر نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو لڑکی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی جیسے وہ اسی سوال کی منتظر ہو۔ "میرا نام، میرا نام لائبہ ہے "لڑکی نے خوشی دکھاتے ہوئے کہا۔ "ویسے گاڑی بہت اچھی چلاتی ہیں آپ "عزیر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور چہرے پر اداسی سی چھا گئی اس نے چہرہ نیچے کر لیا۔ "ارے سوری سوری مزاق کر رہا تھا "عزیر نے ہلکے سے ہنستے ہوئے کہا۔ "اٹس اوکے "لائبہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ "ویسے آپ کرتے کیا ہیں "لائبہ نے بات کو بدلتے ہوئے پوچھا۔ "میں پڑھتا ہوں بی۔اے کر رہا ہوں "عزیر نے جواب دیا۔ "اور آپ کیا کرتی ہیں "نے سوال کیا۔ "میں بھی پڑھتی ہوں بی-ایس انگلش کر رہی ہوں۔ آپ کون سے کالج جاتے ہیں "لڑکی نے جواب

کے بعد سوال کیا"میں گورنمنٹ گریجوایٹ کالج ٹاؤنشپ میں پڑھتا ہوں" عزیر نے سرسری سی نظر اٹھا کر جواب دیا۔"ارے میں بھی اس سے تھوڑا آگے جو پنجاب کالج ہے نا وہاں پڑھتی ہوں"لڑکی کی آنکھوں میں خوشی صاف ظاہر ہو رہی تھی جیسے وہ اس بات سے بہت خوش ہو گئی ہو" چلیں میں اب چلتا ہوں آج مجھے کالج بھی جانا ہے۔اللہ حافظ "عزیر نے لائبہ کی بات کا جواب دیے بغیر اسے اللہ حافظ کہا اور وہاں سے چلا گیا لیکن لائبہ آنکھوں میں چمک لئے وہیں کھڑی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔

⭐ ⭐ ⭐

ایکسیڈنٹ کے ایک مہینے بعد عزیر دوبارہ کالج جانے والا تھا وہ تیار ہوا کرن کو ساتھ لیا اسے سکول ڈراپ کر کے کالج چلا گیا لیکچر لیتے ہوئے اسے اپنی کمر پر کوئی پینسل کی نوک جیسی کوئی چیز محسوس ہوئی اور ایک آواز جو دھیمے سے لہجے میں اسے پکار رہی تھی۔"ہیلو بھائی، بھائی"ایک لڑکا

اس کے پیچھے والے بینچ پہ بیٹھا اسے بلا رہا تھا تو عزیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا "جی بھائی" عزیر نے کہا ."اٹھیں لیکچر بنک کر کے کینٹین چلیں" اس لڑکے نے عزیر سے کہا تو عزیر نے نفی میں سر ہلا دیا ۔" بلکل نہیں میں پہلے ہی کافی ٹائم بعد کالج آیا ہوں لیکچر بنک نہیں کر سکتا، پلیز بھائی تنگ مت کرو، اور ویسے بھی آپ ہو کون میں تو جانتا بھی نہیں آپ کو" عزیر نے منہ بناتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ "بھائی آؤ نا پلیز، "لڑکے نے ہاتھ جوڑ کر کہا تو عزیر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں آہستہ سے کلاس روم سے نکل کر کینٹین چلے گئے۔ "بھائی میرا نام عدنان ہے، نیو ایڈمیشن، آپ کا نام کیا ہے" کینٹین پر چائے پیتے ہوئے لڑکے نے اپنا نام بتایا۔ "میرا نام عزیر ہے، اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے کیوں لائے ہو مجھے یہاں" عزیر نے چائے کا سپ لیتے ہوئے سرسری سا اسے دیکھ کر کہا۔ "کچھ نہیں بھائی آپ کے سر پر گہری چوٹ دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں گیا اس کئے پوچھنے کے لئے آپ کو لے آیا کیونکہ میری عادت جس کسی کو بھی زخمی حالت میں دیکھ لوں تو مجھ سے رہا نہیں جاتا اور سچ کہوں تو آپ مجھے باقی سب سٹوڈنٹس سے علیحدہ لگے اس لیے آپ سے دوستی کرنے کے لئے آپ کو بلایا کیوں کہ آپ میرے اس کالج میں پہلے دوست ہو اور میں چاہتا ہوں کہ میرا پہلا ہی دوست آپ جیسا اچھا اور معصوم ہو، اور آپ کا چہرا آپ کی اچھائی کو

ظاہر کرتا ہے، جہاں تک مجھے لگتا ہے آپ کے ساتھ کالج کا ٹائم اچھا گزرے گا" عدنان نے ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ دی۔" ہممم اچھا وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں لیکچر زبنک نہیں کرتا اور نہ ہی کسی قسم کے لڑائی جھگڑے جا گروپ ازم میں پڑتا ہوں، اگر تم ان سب سے چیزوں سے پاک ہو تو دوستی پکی اگر ان میں سے ایک بھی عادت ہے تو بھائی تو اپنے رستے میں اپنے رستے" عزیر نے سیدھی صاف بات اس کے سامنے رکھ دی۔ "وہ تو بھائی آپ سے بات کرنے کے لئے لیکچر بنک کی تھا ویسے آئی ایم گڈ سٹوڈنٹ، اور لڑائی جھگڑوں سے ہمیشہ دوررر" عدنان نے بھی اپنی سیدھی بات اس کے سامنے رکھ دی۔ "اب تو دوستی پکی نا۔؟" عدنان نے دوبارہ سوال کیا۔ "ٹھیک ہے پکی" عزیر نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلا دیا۔ یونہی دن گزرتے گئے دونوں کی دوستی مزید گہری ہوتی گئی عزیر نے عدنان کو گھر والوں کے ساتھ ملوایا اور عدنان نے عزیر کو اپنے گھر والوں کے ساتھ ملوایا۔ اُدھر عزیر اور لائبہ کی ملاقات روزانہ پارک میں ہوتی ڈھیر ساری باتیں ہوتی چار مہینے کیسے گزر گئے پتا ہی نہیں چلا اب تو عزیر اور لائبہ کی فون پر بھی گھنٹوں گھنٹوں باتیں ہونے لگی تھیں۔ "عزیر اچھا نا مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے" معمول کے مطابق وہ دونوں پارک میں بینچ پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب

لائبہ نے سیریس انداز میں کہا۔"کیا بات ہے لائبہ بولو"عزیر نے سرسری نظراس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔"دیکھو عزیر میں جو بولنا چاہتی ہوں وہ سن کر شاید تمہیں حیرت ہو، کیونکہ میں چاہتی تھی تم وہ بات میری آنکھوں میں پڑھتے لیکن شاید تمہیں میری آنکھوں میں کچھ نظر نہیں آیا"لائبہ نے عزیر کی طرف دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا تو عزیر نے بھی اپنا سر اٹھا کر لائبہ کی طرف دیکھا۔"کیسی بات لائبہ"عزیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔"یہی کے میں تمہیں پسند کرنے لگی ہوں، مجھے نہیں پتا کہ یہ سب کیسے اور کب ہوا لیکن میں اب تم سے پیار کرنے لگی ہوں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی"لائبہ نے عزیر کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تو عزیر ایک دم چونک پڑا اور کھڑا ہو گیا۔"یہ کیا کہہ رہی ہو لائبہ"عزیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔"وہی کہہ رہی ہوں جو تم نے سنا ہے."لائبہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔"لیکن ہمارا کوئی میچ نہیں ہے، تمہاری فیملی اور میری فیملی میں بہت فرق ہے، میں ایک مڈل کلاس اور تم ایک امیر زادی،"عزیر نے منہ نیچے کیے ہوئے کہا۔"عزیر یہ سب میٹر نہیں کرتا، میں تم سے پیار کرتی ہوں، صرف تم سے"لائبہ نے کہا تو عزیر نے اپنی نظریں اوپر اٹھا کر اسے دیکھا۔"کیا تمہارے گھر والے اس پیار کو مانیں گے، خاص طور پر تمہارا

بھائی، جو ہسپتال میں پیسے پھینک کر گیا تھا اور دھمکی دے کر گیا تھا" عزیر نے تھوڑے غصے سے کہا۔" ماما پاپا میں منالوں گی وہ مان جائیں گے تم ہاں تو بولو" لائبہ نے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو روکتے ہوئے کہا۔" لیکن مجھے نہیں لگتا وہ مانیں گے، لائبہ" عزیر نے کہا اور پھر واپس جانے لگا تو پیچھے سے آواز آئی۔" ان کا پتا نہیں لیکن تم نہ مانے تو میں اپنی جان دے دونگی" لائبہ نے روتے ہوئے کہا تو عزیر کے قدم وہیں رک گئے۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لائبہ گھٹنوں کے بل بیٹھے منہ نیچے کئے روئے جا رہی تھی، عزیر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی اور وہ آگے بڑھا اور لائبہ کے پاس کر اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے کہا" میری جان ہو کر جان دو گی ایسا ہونے دوں گا کیا میں؟" عزیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو لائبہ نے حیرت سے سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو عزیر بے اختیار ہنس پڑا" کیا لگتا ہے صرف تمھیں ہی مجھ سے محبت ہوئی ہے، ارے میری جان مجھے تو تم سے بھی پہلے تم سے محبت تھی"۔ عزیر نے ہنستے ہوئے کہا تو لائبہ حیرت سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔" کیا مطلب ت، ت تمہارا" لائبہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو عزیر پھر سے ہنس پڑا" جس دن میرا کالج کا پہلا دن تھا اس دن میں کرن کو سکول چھوڑنے گیا تھا تب تمہاری کار میرے سامنے آکر رکی تھی تمہارا بھائی باہر نکلا اور سائیڈ مرر سے

تمہارا تھوڑا سا چہرہ دکھا مجھے، میں تب ہی تمہارا دیوانہ ہو گیا تھا روزانہ تمہیں دیکھنے کے لئے وہاں کھڑا ہوتا تھا مجھے کچھ سوجھ نہیں رہا تھا اس لئے تمہاری گاڑی کے نیچے آنے کا فیصلہ کیا اور رب نے میری اتنی جلدی کے ٹھیک آٹھویں دن تمہاری میرے اوپر چڑھ گئی اور میرا پلین کامیاب ہو گیا، جب تم مجھے ہسپتال لے کر جا رہی تھی تب بھی میں نے تمہیں دیکھا تھا تمہاری ساری باتیں سنی تھی تمہارے حسن نے مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کر دیا، اس لئے بس چھوٹا سا ٹیسٹ لینے کے لئے تمہیں ایسا بولا ورنہ محبت تم سے زیادہ تم سے کرتا ہوں" عزیر نے ہنستے ہوئے اپنا سارا پلین اس کے سامنے کھول دیا جو حیرت سے اسے دیکھے جا رہی تھی. "عزیر۔۔۔؛ میری وجہ سے تم نے اتنا بڑا رسک لیا تمہیں معلوم تھا میں گاڑی کیسے چلاتی ہوں پھر بھی، بہت غلط کیا تم نے عزیر بہت غلط" لائبہ نے غصے سے منہ پھیرتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگی. "ارے میری جان مجھے اور کچھ ملا ہی نہیں کرنے کو اور کیا پتا ویسے پروپوز کرنے سے تم ریجکٹ کر دیتی اس لئے یہ سب کرنا پڑا" عزیر نے جلدی سے اسے بازو سے پکڑ کر کہا۔ "لیکن یہ سہی نہیں تھا عزیر، میں تم سے ناراض ہوں مجھے بات نہیں کرنی تم سے" لائبہ نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا. " ارے یہ ہاتھ کیوں چھڑاتی ہو جانے من، یہ اب عزیر کے ہاتھ میں ہے اب نہیں چھوٹے گا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے لائبہ کو بازو سے کھینچ کر سینے سے لگا لیا۔ "وعدہ کرو تم دوبارہ کبھی ایسی غلطی نہیں کرو گے،" لائبہ نے اس کے سینے سے لگے ہوئے کہا۔ "اب تم جو مل گئی تو کون یہ غلطی کرے گا" عزیر نے اس کا سر پکڑ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے پارک کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

⭐ ⭐ ⭐

"بھائی چھوٹی کسی سے محبت کرنے لگی ہے" ایک آدمی بھاگتا ہوا اپنے باس کے آفس میں آیا اور کہنے لگا۔ "یہ کیا کہہ رہے ہو، کون ہے وہ؟" تھری پیس سوٹ میں ملبوس لڑکا چلا کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "معلوم نہیں بھائی لیکن میں نے ان دونوں کو پارک میں ایک دوسرے کے گلے کھڑے دیکھا تھا" اس آدمی نے لڑکے کو بتایا تو وہ ایک دم غصے میں آ گیا۔ "ابھی اور اسی وقت مجھے وہ لڑکا یہاں چاہیے" اس لڑکے نے اس آدمی کو حکم دیا، وہ آدمی جلدی سے باہر چلا گیا،

پھر وہ لڑکا کرسی پر بیٹھ گیا اور سامنے میز پر پڑا موبائل نکال کر نمبر ملانے "ہیلو!" کال اٹھانے پر وہ لڑکا جلدی سے بولا۔ "یس بشیر سپیکنگ" آگے سے ایک مؤدبانہ آواز آئی۔ "ملک خرم سے بات کروائیں" لڑکے نے جلدی سے کہا۔ "آئی ایم سوری سر وہ اس ٹائم میٹینگ میں مصروف ہیں ابھی بات نہیں ہو سکتی" بشیر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔ "میٹینگ گئی بھاڑ میں تم بات کرواؤ ورنہ جہاں کھڑے وہیں سے اٹھوا لوں گا تجھے" لڑکے نے غصے سے گرجدار آواز میں کہا تو بشیر ایک دم سہم گیا اور موبائل وہیں چھوڑ کر بھاگتا ہوا میٹینگ روم میں چلا گیا "س، سس، سر" بشیر گھبرایا ہوا میٹینگ روم میں کھڑے ملک خرم کانپتے ہوئے مخاطب کرنے لگا۔ "کیا ہوا بشیر سب خیریت تو ہے، آئی ایم سوری پلیز میں آیا" ملک خرم نے میٹینگ میں بیٹھے لوگوں سے معزرت کی اور بشیر کو بازو سے پکڑ کر باہر لے آیا "تمہیں پتا نہیں ہے میں میٹینگ میں ہوں اور تم بغیر بتائے اندر آکر میری میٹینگ میں خلل ڈال رہے ہو۔" "نہیں سر، وہ فون آیا ہے کسی کا دھمکیاں دے رہا ہے کہتا ہے ملک خرم سے بات کرواؤ ورنہ اٹھوا لوں گا" بشیر نے سہمے انداز میں کہا تو ملک خرم کے چہرے پر غصے کے تاثرات آ گئے "ٹھیک ہے چلو میرے ساتھ" ملک خرم غصے سے گیا اور فون اٹھا کر کہا "تمہیں کتنی بات بولا ہے میرے آفس فون مت کیا کرو اور یہ

دھمکیاں دیتے ہو نا کسی دن بہت پچھتاؤ گے آئندہ میرے آفس کال مت کرنا سمجھ آئی" ملک خرم نے غصے سے کہا تو آگے سے ایک گرجدار آواز آئی" یہ غصہ صرف مجھ پہ ہی چلتا ہے آپ کا ،میرا تو اپکو پتا چلا جاتا ہے کہ میں نے فون کیا ہے لیکن گھر میں جو ہو رہا ہے وہ نہیں پتا" لڑکے نے غصے سے کہا تو ملک خرم مزید غصے میں آ گئے" کیا بکواس کر رہے ہو کیا ہوتا ہے میرے گھر میں " ملک خرم نے غصے میں کہا۔" ذرا اہنیلا دلی بیٹی کو پوچھیئے پارک میں کس سے چپکی ہوئی تھی" یہ کہہ کر لڑکے نے فون رکھ دیا۔" کیا مطلب ہے تمہارا افیضان، فیضان" ملک خرم نے کہا لیکن رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ملک خرم غصے میں وہیں سے اپنی گاڑی لے کر گھر پہنچے اور گھر میں داخل ہوتے ہی اونچی اونچی آوازیں دینے لگے "لائبہ ،لائبہ، باہر آؤ کدھر ہو" ملک خرم شدید غصے میں لائبہ کو پکار رہے تھے "کیا ہوا جی اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہیں" نیلی ملک (ملک خرم کی بیگم) جلدی سے بھاگتی ہوئی آئیں۔" لائبہ کدھر ہے بلاؤ اسے" ملک خرم نے غصے میں پوچھا۔" وہ اوپر کمرے میں سو رہی ہے، ہوا کیا ہے بتائیں تو سہی" نیلی ملک نے پریشانی سے پوچھا۔" پوچھو اس سے وہ پارک میں کس کے ساتھ تھی۔" ملک خرم نے غصے سے کہا۔" اچھا وہ، وہ اس لڑکے کو پسند کرتی ہے" نیلی ملک نے کہا تو ملک خرم اسے حیرت سے دیکھنے لگا." کیا مطلب پسند کرتی

ہے "ملک خرم نے غصے سے کہا۔ "جی وہ مجھے پہلے ہی اس لڑکے کے بارے میں بتا چکی ہے دونوں ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے ہیں، آپ سے ڈرتی ہے اس لئے اس نے اپسے بات نہیں کی "نیلی ملک نے ساری بات واضح کی تو ملک خرم کے چہرے سے تھوڑا غصہ کم ہوا. "پسند کرتی ہے تو بات تو کرے اس کی وجہ سے اس فیضان ملک نے مجھے اتنی باتیں سنائی ہیں "ملک خرم نے پھر سے غصے میں کہا۔ "کیا فیضان آیا تھا آپ کے پاس۔ "نیلی ملک کی آنکھو میں چمک آ گئی۔ "نہیں فون آیا تھا اس کے کسی آدمی نے لائبہ کو لڑکے کے ساتھ پارک میں دیکھا ہے" ملک خرم نے غصے سے کہا۔ "ارے میرا بیٹا "نیلی ملک نے خوشی سے کہا تو خرم ملک ایک بار پھر غصے میں آ گئے۔ "کوئی بیٹا نہیں ہے وہ تمہارا، تمہیں نہیں یاد اس نے کیا کیا تھا، ہمارے لیے وہ تب سے مر چکا ہے "ملک خرم نے غصے سے کہا تو نیلی ملک بھی اچانک سے سیریس موڈ میں آ گئیں۔ "ایسا بھی کیا کر دیا تھا اس نے، نادانی کی عمر میں ایک غلطی ہی تو ہو گئی تھی اس سے، اس نے معافی بھی تو مانگی تھی نا "نیلی ملک نے کہا تو ملک خرم مزید غصے میں آ گئے "کیا کہا غلطی!؟ اس نے جو کیا تھا وہ جرم تھا گناہ تھا، اس کی وجہ سے ہمیں کتنی ذلالت کا سامنا کرنا پڑا ہے تمہیں پتا ہے نا، اور ایک مجرم میرا بیٹا کبھی نہیں ہو سکتا، اس نے ایک معصوم لڑکی کا ریپ کیا تھا اور جس

عمر میں وہ تھا وہ کوئی نادانی کی عمر نہیں تھی سمجھیں تم اور ایک ریپیسٹ میرا بیٹا نہیں ہو سکتا، تم بھی کان کھول کر سن لو" ملک خرم نے غصے سے کہا اور وہاں سے جانے لگا" اور ہاں لڑکے کے گھر والوں کو بلا لو جتنی جلدی ہو سکے، لائبہ کی بھی شادی کر دیتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ فیضان ملک اپنی ٹانگ اڑائے اور مجھے معلوم ہے وہ کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا۔" ملک خرم نے کہا اور پھر پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کر کسی کو کال کرتے ہوئے گھر سے نکل گئے۔

⭐ ⭐ ⭐

"بھائی لڑکے کا پتا چل گیا ہے" وہ ہی دوبارہ فیضان ملک کے آفس میں آیا اور کہنے لگا" کون ہے وہ؟" فیضان ملک نے غصے سے پوچھا۔" بھائی آپ کو یاد ہو گا ہسپتال والا واقع لڑکے کا ایکسیڈنٹ" اس آدمی نے فیضان ملک کو یاد دلاتے ہوئے کہا۔" ہاں ہاں یاد ہے۔" فیضان ملک نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔" بھائی اسی لڑکے کا چھوٹا بھائی ہے جس کا چھوٹی نے ایکسیڈنٹ کیا

تھا۔" جیسے ہی اس ادمی نے یہ بات بولی فیضان ملک غصے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "یہ رتبہ، یہ دولت میرا نام، سب کمایا ہوا مٹی میں مل جائے گا جب لوگوں کو پتا چلے گا کہ میری بہن نے ایک مڈل کلاس طبقے سے تعلق رکھنے والے لڑکے سے شادی کی ہے، ایسا میں بلکل بھی نہیں ہونے دوں گا، کیونکہ میں جانتا ہوں ملک خرم صاحب جو کہ ہے تو میرا باپ ہی لیکن ان سب چیزوں کو نہیں مانتا لیکن میں مڈل کلاس لڑکے کو اپنی بہن کا شوہر نہیں بننے دوں گا، تم گاڑی نکالو جلدی" فیضان ملک نے غصے سے کہا اور پھر اس آدمی کو کہہ کر باہر کی طرف لپکا۔

⭐ ⭐ ⭐

"ہیلو جانو" عزیر کے فون پر گھنٹی بجی، اس نے کال اٹھائی تو آگے سے بہت ہی میٹھی سی آواز سنائی دی۔ "جی میری جان" عزیر نے بھی آگے بہت رومانٹک انداز میں جواب دیا۔ "ایک خوشخبری دینی ہے تمہیں" لائبہ نے شرماتے ہوئے انداز میں کہا۔ "کیسی خوشخبری" عزیر نے

www.novelsclubb.com

سوالیہ انداز میں پوچھا"میرے پیرینٹس ہماری شادی کے لئے مان گئے ہیں، وہ بہت جلد تمہارے گھر آرہے ہیں۔" لائبہ نے کہا تو عزیر بھی خوشی سے اچھل پڑا کرن، اسکی ماں، ابو اور اسکا بھائی اس کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے۔"عزیر نے جب آس پاس دیکھا تو سیدھا کھڑا ہو گیا اور پھر آرام سے چارپائی پر بیٹھ کر کہنے لگا۔"ٹھیک ہے میں بھی زرا اپنے امی ابو سے بات کر لوں"عزیر نے کہا تو لائبہ نے ہاں میں جواب دیا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا۔"کیا ہوا بیٹا ایسے اچھل کیوں رہا تھا۔"نیلم جہانگیر (ماں) نے حیرت سے عزیر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"وہ در اصل امی، آپ کو وہ لڑکی تو یاد ہو گی۔"عزیر اب سیریس موڈ میں آچکا تھا۔"کون لڑکی بیٹا۔؟" نیلم جہانگیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔"وہی جو اس دن ہسپتال میں تھی."عزیر نے یاد دلاتے ہوئے کہا۔"ہاں ہاں، کیا ہوا اس لڑکی کو"نیلم جہانگیر نے کچھ دیر سوچنے کے بعد پوچھا۔"در اصل امی ہم چار مہینوں سے ایک دوسرے کو ڈیٹ کر رہے ہیں، کم ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے، اس نے اپنے گھر والوں سے بھی بات کر لی ہے ابھی اسی کا فون تھا اس کے گھر والے مان گئے ہیں۔"عزیر نے آنکھوں میں چمک لیے ہوئے کہا۔"وہ مان گئے تو تجھے لگتا ہے کہ ہم بھی مان جائیں گے۔"علی راجپوت (عزیر کا بھائی) بولا۔"کیا مطلب ہے بھائی۔"

عزیر نے سوالیہ نظروں سے علی طرف دیکھا۔"مطلب یہی نو تو سمجھ رہا ہے،اس ک بھائی اس دن کتنی بکواس کر کے گیا ہے ہسپتال میں،وہ لوگ ہم مڈل کلاس لوگوں کو اپنی پاؤں کی جوتی سمجھتے ہیں اور تو چاہتا ہے کہ ہم ادھر تیری شادی کریں تا کہ تیرے ساتھ ساتھ ساری زندگی کے لئے کمرن کے نیچے لگے رہیں۔"علی نے غصے سے ایک سانس میں ساری بات واضح کر دی۔"

لیکن بھائی وہ ایسی نہیں ہے اور نہ ہی اس کی فیملی کے باقی لوگ ایسا سوچتے ہیں،ویسے بھی اسکا بھائی ان کے ساتھ نہیں رہتا اس نے چھوٹی عمر میں ریپ کیا تھا جس کی وجہ سے وہ جیل بھی جا چکا ہے اس لئے اس کے والد نے اسے گھر سے نکال دیا تھا اور آج وہ اسے اپنا نہیں رہے۔"عزیر نے ایک سانس میں ساری بات گھر والوں کے سامنے رکھ دی۔"اوہ پہلے وہ بد تمیز چھوٹی سوچ رکھنے والا لگتا تھا لیکن ب چونکہ پتا چل چکا ہے کہ وہ ریپیسٹ بھی ہے اب تو بلکل بھی تمہاری شادی اس گھر میں نہیں ہو گی،یہ میرا پہلا اور آخری فیصلہ ہے۔"اس پہلے کہ علی کچھ کہتا جہانگیر صاحب (عزیر کے والد) بوک حکمیہ نداز میں بول اٹھے۔"لیکن پاپا آپ ایک بار مل تو لیں۔" کرن نے بولنا چاہا لیکن جہانگیر صاحب کے غصے نے اسے وہیں پہ روک دیا۔"فیصلہ ہو چکا ہے، اب مزید اس بارے میں کوئی بیحس نہیں"جہانگیر صاحب نے غصے سے اٹھتے ہوئے کہا تو عزیر

کے چہرا مرجھا گیا اور غصے میں اٹھ کر گھر سے باہر نکل گیا۔یونہی غصے اور اداسی سے چلتے ہوئے اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل نکالا نمبر ملانے لگا، آگے سے کال رسیو ہونے پر بولا "ہیلو ،لائبہ "عزیر نے جلدی سے بولا۔ "کیا ہوا عزیر "لائبہ نے حیرت سے پوچھا۔"کیا تم مجھ سے مل سکتی ہو ابھی". عزیر نے بوجھل آواز میں کہا تو لائبہ نے ہاں میں جواب دیا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد عزیر ایک کوفی شاپ میں بیٹھ گیا کچھ دیر بعد لائبہ بھی وہاں پہنچ گئی ۔"ہیلو "لائبہ نے عزیر کے پاس جا کر کہا تو عزیر نے سری سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔" ہیں بتاؤ کیوں ملنے بلایا، کیا بات کرنی ہے۔"لائبہ نے سوالیہ نظروں سے عزیر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"لائبہ، میرے گھر والے ہماری شادی کے لئے نہیں مان رہے "عزیر نے کہا تو لائبہ کے سر پر جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑا۔"یہ تم کیا کہہ رہے ہو عزیر، ہم محبت کرتے ہیں ایک دوسرے سے، تمہارے پیرینٹس کیوں نہیں مان رہے "لائبہ نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔"یں نے گھر والوں سے بات کی تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔"عزیر نے کہا۔"آخر وجہ کیا ہو سکتی ہے منع کرنے کی، تم مجھے ابھی لے چلو میں بات کرتی ہوں مناتی ہوں ان کو"لائبہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔"وجہ تمہارا بھائی ہے۔"عزیر نے بیٹھے ہوئے جواب دیا۔"میرا

بھائی؟" لائبہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ "ہاں تمہارا بھائی، اس دن ہسپتال میں جو کچھ ہوا اور پھر تمہارا بھائی ایک ریپیسٹ ہے یہ جان کر گھر والوں نے سختی سے انکار کر دیا۔" عزیر نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ "لیکن وہ ہمارے ساتھ نہیں رہتا یہ بھی تو بتانا تھا۔" لائبہ نے کہا تو عزیر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا "میں نے سب کچھ بتایا ہے لیکن وہ نہیں مان رہے اور کہتے ہیں کہ ہمارا تم لوگوں کے ساتھ کوئی میچ نہیں ہے" عزیر نے کہا تو لائبہ خاموش کھڑی رہی پھر کچھ لمحوں بعد بولی "پہلے میرا بھائی ویلین کم تھا جو اب تمہاری فیملی بھی ویلین بن گئی ہے" لائبہ نے کہا عزیر بے اختیار چونک پڑا اور کھڑا ہو گیا۔ "کیا مطلب ہے تمہارا؟" عزیر نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا۔ "تو ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہوں، انہوں نے انکار کیا تو تم انہیں منا نہیں سکتے الٹا مجھے بتانے کے لئے بلا لیا۔" لائبہ تھوڑے غصے میں آ گئی تھی۔ "کیا مطلب ہے تمہارا، ؟ کیا میں تم سے پیار نہیں کرتا یہ کہنا چاہتی ہو" عزیر نے سوالیہ سے تھوڑا سخت لہجے میں اس سے پوچھا۔ "تو میں اور کیا کہوں، اگر تمہیں سچ میں مجھ سے محبت ہوتی تو تم اپنی فیملی کو مناتے اور پھر میرے پاس آتے، لیکن نہیں تم ان کا انکار میرے پاس لے کر آ گئے۔" لائبہ نے روٹھے لہجے میں کہا تو عزیر سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا۔ "تمہیں لگتا ہے میں تم سے پیار نہیں کرتا، واہ،

تمہیں حاصل کرنے کے لئے اتنا رسک لیا اور تم کہتی ہو مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔" عزیر نے تھوڑے غصے سے کہا۔ "کیا تم نے یہ رسک رسک لگا رکھا ہے، سب رسک لیتے ہیں، تم نے کوئی احسان نہیں کیا تمہیں میں چاہیئے تھی اس لئے رسک لیا، میرے کہنے یا میں نے تو تم سے نہیں مانگا تھا نا کچھ" لائبہ نے غصے سے کہا "تم رہو اپنی فیملی کے ساتھ، اور دوبارہ مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا، بہت بڑی غلطی کر دی جو تم جیسے مڈل کلاس سے دل لگا بیٹھی"۔ لائبہ نے غصے سے کہا اور وہاں سے تیز تیز قدم بڑھاتی چلی گئی۔ عزیر نے غصے سے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا جس سے باقی کے لوگ اسے دیکھنے لگے تبھی اس کے موبائل پر گھنٹی بجی۔ "ہیلو کون؟" عزیر نے موبائل نکالا اور کال اٹھا کر پوچھا۔ "ہیلو عزیر جلدی گھر آؤ کچھ لوگ گھر آئے توڑ پھوڑ کر کے کرن کو اٹھا کر لے گئے۔" عزیر کی ماں نے روتے ہوئے کہا تو عزیر بے اختیار کھڑا ہو گیا۔ "کون تھے وہ لوگ؟" عزیر نے غصے اور پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ "پتا نہیں کسی فیضان کا نام لے رہے تھے، تمہارے ابو کو بھی مارا ہے انہوں نے اور تمہارے بھائی کو بھی" نیلم جہانگیر نے ساری بات بتائی تو عزیر نے کہا۔ "ٹھیک ہے میں ابھی آتا ہوں" عزیر نے کہا اور کال بند کر کے موبائل جیب میں رکھ کر آگے بڑھنے لگا تو دوبارہ اس کے موبائل کی گھنٹی بجی اس نے جلدی سے

کال اٹھائی کوئی انجان نمبر تھا. "ہیلو کون "عزیر نے غصے سے پوچھا۔" تیری بہن میرے پاس ہے، اگر سہی سلامت چاہیے تو جمال روڈ پر ایک انڈر کنسٹرکشن بلڈ نگ ہے وہاں آجا" آگے سے کوئی گرجدار آواز آئی اور اس کے ساتھ کی رابطہ منقطع ہو گیا۔ عزیر جلدی سے جمال روڈ کی طرف بھاگا تقریباً دس منٹ بھاگنے کے بعد وہ ایک بلڈ نگ کے سامنے رکا اور جلدی سے اندر گیا ۔" کرن، کرن "اندر جاتے ہی وہ زور زور سے آوازیں دینے لگا۔" ویلکم ویلکم مسٹر عزیر "ایک آواز اس کے پیچھے سے اسے سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک نوجوان لڑکا تھری پیس سوٹ پہنے اس کے سامنے کھڑا تھا اس کے ساتھ آٹھ، دس لوگ اس کے پیچھے سے نکلے اور عزیر کو چاروں طرف سے گھیر لیا" کون ہو تم، اور میری بہن کہاں ہے "عزیر نے غصے سے پوچھا۔" بتاتا ہوں بتاتا ہوں صبر رکھو۔ "اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔" آئی ایم ریپیسٹ فیضان ملک " اس لڑکے نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔" فیضان ملک، اوہ تو تم ہو فیضان ملک، ہاں سنا تھا تمہارے بارے میں لائبہ نے بتایا تھا، تمہاری وجہ سے ہی ہماری شادی نہیں ہو پا رہی لیکن آج اس سلسلے کو یہیں ختم کرتے ہیں، تمہیں ختم کر دوں گا پھر سکون سے لائبہ سے شادی کروں گا۔ "عزیر نے غصے سے مسکراتے ہوئے کہا۔" ارے سلسلہ ختم کر بھی دو گے تو بھی شادی نہیں کر پاو گے

۔"فیضان ملک نے ہنستے ہوئے کہا تو عزیر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔"کیا مطلب ہے تمہارا۔"عزیر نے غصے سے کہا۔"مطلب یہی کہ جس سے تم شادی کرنا چاہتے ہو اسی نے تو تمہاری بہن کو اٹھانے کا بولا ہے مجھے"فیضان ملک نے کہا تو عزیر کے پاؤں تلے جیسے زمین ہی نکل گئی ہو۔"ک، کیا بکواس کر رہے ہو۔"عزیر نے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔"تمہیں بکواس لگ رہی ہے، تو یہ سنو۔"فیضان ملک نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر موبائل نکال کر کال ریکارڈنگ چلادی۔"ہیلو، بھائی"لائبہ آواز ریکارڈنگ میں صاف سنائی دے رہی تھی۔"ہاں لائبہ" دوسری طرف فیضان کی آواز آئی۔"بھائی ایک لڑکی کو اٹھانا ہے، کسی کو احساس دلانا ہے"لائبہ نے کہا."کیا مطلب لائبہ، کس کو اٹھانا ہے۔"فیضان نے حیرت سے پوچھا۔"میں جسے پسند کرتی ہوں عزیر کی بہن کو غائب کرنا ہے تاکہ اس کے گھر والے مان جائیں، ہم ان کے سامنے یہی شرط رکھ کر شادی کریں گے کہ جب تک وہ عزیر کی شادی مجھ سے نہیں کرواتے ہم لڑکی کو نہیں چھوڑیں گے"لائبہ نے کہا تو فیضان نے ہاں بول کر رابطہ ختم کر دیا۔"اب تو یقین آ گیا نا عاشق صاحب،"فیضان ملک نے ہنستے ہوئے کہا۔"ارے دوسرا پلین تو میں بتانا ہی بھول گیا۔ فیضان ملک نے سیریس انداز میں کہا۔"کیسا پلین"عزیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے

ہوئے کہا۔"یہی کہ اس میں لائبہ کا بھی کوئی قصور نہیں ہے دراصل ساری پلیننگ میری ہے، وہ تو صرف تمہارے گھر والوں کے ڈرانا چاہتی تھی لیکن۔۔۔"فیضان بات کرتے ہوئے رکا۔

"لیکن لیکن کیا"عزیر نے غصے سے پوچھا۔"لیکن یہی کہ میں بھی نہیں چاہتا کہ تم دونوں کی شادی ہو اس لئے میں نے اپنے لوگ تمہارے گھر بھیجے ٹارگٹ لائبہ نے بتادیا تو میرا کام اور آسان ہوگیا،اب اس پلین کی زد میں تم اور لائبہ بھی آچکے میں تمہیں اور لائبہ دونوں کو ختم کر دوں گا"فیضان ملک نے کہا اور پھر ہاتھ کا اشارہ کیا تو ایک آدمی تیزی سے عزیر کی طرف بڑھا تو عزیر تھوڑا پیچھے ہٹ گیا اور پھر آگے بھاگ کر ایک زوردار مکہ مارا تو وہ آدمی زوردار چیخ کے ساتھ وہیں گر گیا۔پھر ایک کے بعد دوسرا،دوسرے کے بعد تیسرا اور دیکھتے ہی دیکھتے عزیر نے سارے آدمیوں کو مار گرایا پھر وہ تیزی سے فیضان کی طرف لپکا اور ایک زوردار مکہ فیضان کے منہ پہ مارا جس سے فیضان کی آنکھوں میں دھندلہ چھا گیا،فیضان نے خود کو سنبھالتے ہوئے عزیر پر وار کیا لیکن عزیر پیچھے ہٹ گیا اور پھر تیزی سے ایک زوردار ٹانگ فیضان کے پیٹ میں ماری جس سے فیضان کراہتا ہوا نیچے گر پڑا پھر عزیر اس کے اوپر بیٹھ کر مکے پہ مکہ اس کے منہ پہ مارتے ہوئے کہنے لگا"بتا میری بہن کہاں ہے ورنہ میں تجھے یہیں ختم کردوں گا۔"عزیر نے غصے

سے اسے مارتے ہوئے کہا تو فیضان نے نیم بیہوشی کی حالت میں بلڈنگ کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا عزیر تیزی سے اٹھا اور کمرے کی طرف گیا جہاں کرن بیہوشی کی حالت میں کرسی پر بندھی ہوئی پڑی تھی۔ "کرن" عزیر تیزی سے اس کی طرف لپکا اور اس کی رسیاں کھولنے لگا پھر اس نے اسے اٹھایا اور باہر لے کر بھاگا اس نے ایک ٹیکسی رکوائی اور جلدی سے کرن کو اس میں لٹایا اور ڈرائیور کو ہسپتال جانے کا کہا تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال پہنچ گئے اس نے جلدی سے کرن کو اٹھایا اور ہسپتال لے گیا سٹاف کو آوازیں دینے لگا سب بھاگ کر آئے اور کرن کو کمرے میں لے گئے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا۔ "ڈانٹ وری کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔ شی از فائن ناؤ آپ ان سے مل سکتے ہیں۔" عزیر تیزی سے کمرے کی طرف بھاگا تو دیکھا اندر کرن بیڈ پہ لیٹی رو رہی تھی۔ "کرن میرے بچے کیا ہوا رو کیوں رہی ہو بھائی آ گیا نا" عزیر نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اپنی جیب سے موبائل نکال کر نمبر ملانے لگا۔ کال ریسیو ہوتے ہی شدید غصے میں سامنے والے کو برا بھلا کہنے لگا۔ "تمہارے اندر تھوڑی بہت سینس ہے، ہاں کروانے کے لئے تم نے میری بہن کو اغوا کروایا تمہارا بھائی اسے جان سے مارنے والا، تم اس حد تک گر جاؤ گی میں نہیں جانتا تھا۔ آج

کے بعد اپنی منحوس شکل مت دکھانا مجھے" عزیر نے بغیر کچھ سوچے سمجھے جو منہ میں آیا بول دیا اور پھر فون بند کر دیا۔ دوسری طرف لائبہ حیرت سے فون کی طرف دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ بے اختیار رو پڑی۔ اس نے دوبارہ نمبر ملانے کی کوشش کی لیکن نمبر بند جا رہا تھا۔ یونہی دن گزرتے گئے لائبہ نے عزیر سے ملنے کی بہت کوشش کی بات کرنے کی بہت کوشش کی لیکن عزیر نے اس کی ایک نہ سنی۔ عزیر نے کالج جانا ہی بند کر دیا تھا شیو اور بال بڑھا لیے تھے سیگریٹ بھی پینا شروع کر دیا یونہی ایک مہینہ کیسے گزر گیا اسے معلوم ہی نہ ہوا اور پھر وہ ایک دن غم و غصّے میں صبح صبح روڈ پر سیگریٹ پیتا چل رہا تھا جب اسے کسی کے چلانے کی آواز سنائی۔

⭐ ⭐ ⭐

Present Day

وہ اپنی پرانی یادوں میں کھویا ہسپتال میں بینچ پر بیٹھا تھا جب ڈاکٹر اس کے پاس آئے "ایکسکیوزمی سر" ڈاکٹر نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا تو وہ ایک دم جھٹکے سے یادوں سے باہر نکل آیا ڈاکٹر کو دیکھ کر وہ جلدی سے کھڑا ہو گیا۔ "ج، ج، جی ڈاکٹر کیا ہوا اب کیسی حالت ہے اس کی "عزیر نے کانپتی آواز میں پوچھا۔ "شی از فائن بس شاک کی وجہ سے وہ بیہوش ہو گئیں تھیں اب وہ نارمل ہیں آپ انہیں لے جاسکتے ہیں۔ "ڈاکٹر نے کہا تو عزیر نے ایک گہرا سانس لیا۔ وہ جلدی سے اس کمرے میں گیا جہاں لائبہ تھی، اس نے لائبہ کو سینے سے لگالیا "آئی ایم سوری لائبہ میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ "عزیر نے آہستہ سے کہا تو لائبہ بے اختیار رو پڑی "تم نے کچھ غلط نہیں کیا عزیر ساری غلطی میری ہے، پلیز مجھے معاف کر دو، جو رستہ میں نے اپنایا وہ بہت غلط تھا، پلیز معاف کر دو مجھے "لائبہ نے روتے ہوئے کہا تو عزیر کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے اس نے لائبہ کو کندھوں سے پکڑ کر ہلکا سا پیچھے کیا اور پھر اس کے ماتھے پر پیار سے بوسہ دیا اور پھر سینے سے لگا، انہی لمحات میں لائبہ کے گھر والے بھی وہاں پہنچ گئے "لائبہ بیٹا تم ٹھیک ہو "ملک خرم نے کہا تو لائبہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "تمہارے ہاتھ پہ کیا ہوا "ملک خرم کی نظر اچانک

عزیر کے بازو پر پڑی جو زخمی تھا،اوپر پٹی لگی ہوئی تھی۔"کچھ نہیں انکل بس غنڈوں سے لڑتے لڑتے اچانک لگ گئی"۔عزیر نے کہا۔"ویسے وہ کون لوگ تھے لائبہ "عزیر نے لائبہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"اور کون ہوں گے اسی فیضان ملک کے آدمی تھے۔"ملک خرم نے غصے سے کہا تو عزیر کے چہرے پر حیرت چھا گئی"یہ کیسے ہو سکتا،وہ تو پکڑا گیا تھا"عزیر نے کہا تو ملک خرم نے نفی میں سر ہلا دیا"اپنے سورسز استعمال کر کے نکل آیا کمینہ، کبھی کبھی تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ میری اولاد ہے ہی نہیں میرا خون ہے ہی نہیں"ملک خرم نے مٹھی زور سے بند کرتے ہوئے کہا۔"ہائے اللہ آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں"نیلی ملک جو کافی دیر سے خاموش کھڑی تھیں یہ سن کر بول پڑی۔"ارے تم تو چپ کرو تم پر الزام نہیں لگا رہا،میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ پتا نہیں پرورش میں تب کیا کمی رہ گئی تھی جو یہ ایسا بن گیا آج اپنی ہی بہن کو مروانے کے لئے غنڈے بھیج دیے حد کر دی اس لڑکے نے"ملک خرم غصے میں بول رہے تھے جب عزیر کے فون کی گھنٹی بجی۔"ہیلو کون ہے؟"عزیر نے کال اٹینڈ کر کے پوچھا تو آگے سے ایک زوردار ہنسی کی آواز آئی۔"کون ہے؟"عزیر نے حیرت سے پوچھا۔"اتنی جلدی بھول بھی گئے عزیر صاحب"آگے سے ایک بھاری آواز آئی جسے عزیر بہت جلد ہی پہچان گیا۔"تم،تم اپنی حرکتوں

سے باز نہیں آؤ گے، بہت بڑی غلطی کر دی میں تمہیں پچھلی بار زندہ چھوڑ کے لیکن اب اگر دوبارہ میرے سامنے آئے تو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" عزیر نے غراتے ہوئے کہا تو آگے سے ایک زوردار ہنسی کی آواز آئی۔ "اپنے پیار کو بچانے کے لئے اپنے گھر والوں کو تو بھول ہی گئے تم" فیضان نے ہنستے ہوئے کہا تو عزیر کے چہرے کے تاثرات غصے سے پریشانی میں بدل گئے۔ "کیا مطلب ہے تمہارا" فیضان ملک نے کہا۔ "مطلب یہی کے تمہاری پوری فیملی میرے پاس ہے، تم سامنے آنے کی بات کرتے ہو اب تم خود گڑگڑاتے ہوئے آؤ گے دس منٹ کا وقت دیتا ہوں یہاں پہنچ کر بچا لو اپنی فیملی کو ورنہ ٹھیک گیارویں منٹ تمہاری ساری فیملی ختم ہے، جو زخم تم نے مجھے دیے ان کے نشان ابھی بھی میرے چہرے پر ہیں لیکن میں تمہیں ایسا زخم دوں گا جو ساری عمر نہیں بھر پائے گا۔" فیضان ملک نے غصے سے کہا اور پھر ایک قہقہہ لگاتے ہی فون بند کر دیا۔ "ہیلو ہیلو" عزیر نے کہا لیکن رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ "کون تھا عزیر" لائبہ نے پریشانی کے عالم میں۔ "فیضان ملک تھا، اس نے میری فیملی کو اغوا کر لیا ہے دس منٹ میں پہنچنے کا کہا ہے ورنہ فیملی کو ختم کر دینے کی دھمکی دی ہے۔" عزیر نے ادھر اُدھر ٹہلتے پریشان ہو کر کہا اور پھر باہر کی جانب بھاگا اور باہر کھڑی کسی کی بائیک کو لے کر تیزی سے چل پڑا جہاں ملک فیضان نے اسے

بلایا تھا۔ عزیر نے اس قدر تیز بائیک چلائی کے سات منٹوں میں ہی وہ فیضان کی بتائی جگہ پر پہنچ گیا وہ جلدی سے بائیک سے اترا اور بائیک کو وہیں پھینک کر اندر چلا گیا۔ وہ ایک پرانا کھنڈر ہسپتال تھا وہ جلدی سے اس کے سارے کمرے چیک کرتا ہوا کھنڈر کے پیچھے والے حصے میں چلا گیا جہاں ایک بہت بڑا میدان تھا اور اس کے چاروں طرف چھوٹی موٹی پھوٹی دیوار تھی، سامنے اسفیضان ملک کرسی پر ہاتھ میں گن لیے بیٹھا تھا اور اس کے دائیں بائیں جانب بیس، پچیس غنڈے ٹائپ آدمی کھڑے تھے۔ "ویلکم عزیر صاحب موسٹ ویلکم، بہت جلدی آگئے آپ تو" فیضان نے مسکراتے ہوئے کہا "تمہاری دشمنی مجھ سے ہے میری فیملی کو چھوڑ دو" عزیر نے غصے سے کہا۔ "نہ، بلکل نہ، میری دشمنی کسی سے نہیں ہے بس اپنی شہرت، رتبہ، کھونے کا ڈر ہے جسے میری چھوٹی بہن نے تجھ سے پیار کرکے گنوانے کی کوشش کی ہے، تم جیسے مڈل کلاس لوگوں سے ہم رشتہ کیوں جوڑیں،" فیضان نے غصے سے کہا "لعنت ہے تیری سوچ پہ، انکل بلکل سہی کہتے ہیں، تو ان کی اولاد ہے ہی نہیں، تجھ میں ان میں بہت فرق ہے، اور تجھے کیا معلوم کہ محبت میں رتبہ، دولت، حیثیت نہیں دیکھی جاتی، تجھ جیسے گھمنڈی انسان کو محبت کے بارے میں کیا پتا۔" عزیر نے غصے سے کہا تو فیضان ملک نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو تین غنڈے تیزی

سے عزیر کی طرف بڑھے جن میں سے ایک نے عزیر کے منہ پر زور سے مکہ مارا اور باقی دونے بھی اسی طرح حملہ کیا جس سے عزیر وہیں گر پڑا، اس کی آنکھوں میں دھندلہ پن چھا گیا۔ "میں نے بھی کی تھی محبت، میں بھی ان چیزوں کو نہیں سوچتا تھا، لیکن اسی مڈل کلاس لڑکی نے مجھے اپنے گھر بلا کر میرے دشمنوں سے رقم لے کر مجھ پر ریپ کا الزام لگا دیا، جس کی وجہ سے مجھے اس گناہ کی سزا ملی جو میں نے کیا ہی نہیں تھا، اپنے گھر والوں کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے گر گیا، تب میں نے فیصلہ کیا کسی بھی مڈل کلاس لوگوں سے اپنی بہن یا بھائی کو دوستی جا پیار نہیں کرنے دوں گا اس لئے تب سے ان کے ہر دوست کا پتا ہے مجھے لیکن لائبہ نے تمہارا مجھ سے چھپا کر بہت بڑی غلطی کی۔" فیضان ملک نے غم اور غصے سے ساری بات عزیر کے سامنے کی تو عزیر بے اختیار کھڑا ہو گیا اس نے آرام سے فیضان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "فیضان اگر تم اس بات کے لئے نفرت کرتے ہو تو دیکھو پانچ انگلیاں برابر نہیں ہوتی، اپنے ذہن سے مڈل کلاس لوگوں کے بارے میں یہ سوچ نکال دو" عزیر نے آرام سے کہا تو فیضان نے تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا۔ "بند کرو یہ بکواس، کیسے نکال دوں اپنے ذہن سے یہ سوچ، کیا دوبارہ میں اپنی فیملی کے آگے نظر اٹھا سکوں گا، کیا میرے اوپر لگا ریپیسٹ کا ٹائٹل مٹ جائے گا، ؟"

فیضان نے غصے سے کہا۔"دیکھو آرام سے بات کریں گے تمہاری فیملی کو سمجھائیں گے،.."
عزیر کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ فیضان ملک نے گن عزیر کے ماتھے پر رکھ دی"بس بہت ہو گیا، جو میرے ساتھ ہوا میں اپنی بہن کے ساتھ نہیں ہونے دوں گا، چپ چاپ میری بہن کی زندگی سے دور ہو جاؤ تو تمہیں اور تمہاری فیملی کو زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ سب کو ختم کر دوں گا"فیضان ملک نے غصے سے کہا تو عزیر مسکرانے لگا"بات اب ضد کی ہے تو سن لو فیضان ملک، تم چاہے جو مرضی کہہ لو لیکن میں لائبہ کو نہیں چھوڑوں گا اگر تم میں ہمت ہے تو ہمیں الگ کر کے دیکھ لو"عزیر نے اس کے ہاتھ کو ایک جھٹکا دیا اور پھر اس کے ہاتھ سے ریوالور چھین کر اس پر تان کر بولا۔"تو فیضان تھوڑا پیچھے ہٹ گیا، عزیر نے مسکرا کر ریوالور نیچے پھینک دیا، اور ہاتھ آگے بڑھا کر کہنے لگا"تمہیں مڈل کلاس لوگوں سے بھلے ہی نفرت ہو لیکن ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا، خدا کی قسم میں لائبہ کو اتنا خوش رکھوں گا، اتنی محبت کروں گا جتنی اس سے کسی نے نہیں کی ہو گی، ایک بار موقع تو دو، میں نہیں چاہتا کہ ایک کے ایک معمولی سی بات کے لئے ہم ایک دوسرے کا گریبان پکڑیں جیلوں کی ہوا کھائیں."عزیر نے کہا تو فیضان ملک کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے۔"ہاں بیٹا عزیر نے بلکل ٹھیک کہا ہے، چھوڑ دو یہ سب"اوپر سے ملک

خرم نے آتے ہوئے کہا"اگر تم نے تب ہم سے بات کی ہوتی، بس ایک بار ہمیں سب بتایا ہوتا تو آج یہ سب نہ ہوتا ہم وہیں مل کر ساری بات سمبھال لیتے"ملک خرم نے ایک بار پھر کہا۔"پاپا ،"فیضان کی آنکھوں میں نمی سی ابھر آئی تھی"میں بتانا چاہتا تھا لیکن شرمندگی نے مجھے آپ سے بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا اور وہ سب اتنی جلدی ہوا کہ مجھے سفائی دینے کا موقع ہی نہیں ملا اور آپ نے بھی مجھے خود سے دور کر دیا تھا۔"فیضان کی انکھو میں آنسو آ گئے۔"آئی ایم سوری بیٹا، مجھے تمہاری بات سن لینی چاہئے تھی، اس طرح تمہیں خود سے دور نہیں کرنا چاہئے تھا۔"ملک خرم نے فیضان کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔ پھر لائبہ اور ازلان بھی بھاگ کر فیضان سے لپٹ گئے۔"مجھے معاف کر دیں پاپا، میں نے بہت بڑی غلطی کر دی، آپ لوگوں کے خلاف دل میں اتنی نفرت کے کر بیٹھ گیا تھا کہ کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا"فیضان ملک نے ان سے الگ ہوتے ہوئے آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ کہا۔"سوری لائبہ، میری وجہ سے تم دونوں الگ ہوئے"فیضان نے لائبہ کی طرف ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تو لائبہ نے فوراً بھائی کے ہاتھوں کو پکڑ لیا"نہیں بھائی، کوئی بھی بھائی ہوتا تو ایسا ہی کرتا، اپنی بہن کی خوشیوں کے لئے وہ ہر حد تک جا سکتا ہے، آپ نے صرف اپنا فرض نبھایا ہے طریقہ غلط تھا لیکن آپ بھی اپنی بہن کے معاملے

میں درست ہیں" لائبہ نے کہا۔" اہم اہم، تو کیا میں آپ سے لائبہ کا ہاتھ مانگ سکتا ہوں" عزیر نے مصنوعی کھانستے ہوئے مسکراہٹ کے ساتھ فیضان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔" ہاتھ کیا تم پوری لائبہ رکھ کو" فیضان ہنسے مسکراتے ہوئے لائبہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے عزیر کی طرف ہلکا سا دھکا دیا تو وہ عزیر کے سینے سے جا لگی اور سب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔یوں دو ہفتوں بعد عزیر اور لائبہ کی شادی ہو گئی اور سب ہنسی خوشی زندگی گزارنے لگے۔دو سال بعد اللہ پاک نے انہیں ایک خوبصورت بیٹی (کنزہ) سے نوازا جاسے ان کی زندگی میں خوشیاں مزید بڑھ گئیں، اُدھر تین سال بعد ازلان اور کرن کی شادی ہو گئی اور وہ بھی اپنی زندگیکی خوشیوں میں مصروف ہو گئے۔

ختم شدہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: